

ہر کوئیس اور ناگن ملکہ



TARIQ
ZAHOR

PakistaniPoint

پیارے بچوں کے لئے ہر کوئیس کا انتہائی دلچسپ کا نامہ

ہر کوئیس اور ناگن ملکہ

ظہیر احمد

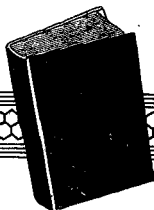
پاک گیٹ
ملتان

یوسف برادرز

الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ----- اشرف قریشی
----- یوسف قریشی
پرئٹر ----- محمد یونس
طابع ----- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ----- 12/- روپے



اچانک ہرکولیس کی آنکھ کھل گئی - وہ اس وقت اپنے کمرے میں سو رہا تھا - کہ اسے ہلکا سا کھٹکا سنائی دیا تھا - وہ چونکہ کمرے میں اندھیرا کر کے سونے کا عادی تھا ، اس لئے آنکھیں کھولنے کے باوجود اسے اندھیرے کے سوا کچھ نہ دکھائی دیا - البتہ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے بدن پر کوئی بجلی سی شے رینگ رہی ہو -

اس بجلی سی شے کے رینگنے سے ہرکولیس کو کسی سانپ کا خیال آیا تھا - کیونکہ اس کے کانوں میں سانپ کے چھنکارنے کی آواز سنائی دے رہی تھی

یہی وجہ تھی کہ آنکھیں کھولنے کے باوجود بھی وہ اسی طرح ساکت و صامت لیٹا رہا۔

رینگنے والا سانپ کافی لمبا معلوم ہوتا تھا۔ کیونکہ وہ ایک طرف سے مسلسل ہرکولیس کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف جا رہا تھا۔ کافی دیر تک ہرکولیس یونہی لیٹا رہا۔ یہاں تک کہ سانپ اس کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف نکل گیا۔ ہرکولیس نے ایک دو لمبے انتظار کیا۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ اور اٹھ کر تیزی سے دیوار کے اس حصے کی جانب بڑھا جس کے ساتھ مشعل لگی ہوئی تھی، اس نے مخصوص جگہ سے چتھاق پتھر اٹھائے اور مشعل کے اوپر کر کے انہیں زور زور سے رگڑنے لگا۔

چتھاق پتھروں سے چنگاریاں سی نکل کر مشعل پر گریں تو مشعل نے فوراً آگ پکڑ لی۔ ہرکولیس نے مشعل کو جلدی سے دیوار پر سے اتار لیا اور اس کی روشنی میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ مگر اسے سانپ کہیں دکھائی نہ دیا۔ ہرکولیس نے کمرے کو چاروں طرف سے اچھی طرح سے کھنگال ڈالا لیکن اسے وہ سانپ کہیں

نظر نہ آیا - تب ہرکولیس نے اندازہ لگایا کہ یقیناً سانپ اس کے کمرے سے باہر نکل گیا ہے - وہ پریشان سا ہو گیا - سانپ کا محل میں رہنا خطرے سے خالی نہ تھا - جانے وہ کس طرف نکل جائے اور کون اس کا شکار بن جائے، ہرکولیس نے اس کی لمبائی سے اندازہ لگایا تھا کہ وہ سانپ بے حد زہریلا ہوگا - کیونکہ لمبے سانپ عام سانپوں سے یچھ خطرناک اور زہریلے ہوتے ہیں - ہرکولیس مشعل لے کر جلدی سے اپنے کمرے سے باہر نکل آیا - اور راہداری میں چلتا ہوا سانپ کو تلاش کرنے لگا -

راہداری میں پہلے ہی کئی مشعلیں روشن تھیں جس کی وجہ سے وہاں ہر طرف روشنی پھیلی ہوتی تھی اور محل کے محافظ ہنایت چوکنے انداز میں وہاں پہرہ دے رہے تھے، انہوں نے جو ہرکولیس کو اپنے کمرے سے پریشان حالت میں باہر آتے دیکھا تو وہ جلدی سے ہرکولیس کے قریب آگئے -

”کیا بات ہے شہزادہ ہرکولیس - آدھی رات کے وقت آپ کیا تلاش کر رہے ہیں - ہمیں بتائیے تاکہ ہم

آپ کی کچھ مدد کر سکیں۔" ایک پہریدار نے ہرکولیس سے ہنایت مؤدبانہ انداز میں مخاطب ہو کر کہا۔

"میرے کمرے میں کہیں سے ایک سانپ گھس آیا تھا۔ جو شاید باہر نکل آیا ہے، میں اسے تلاش کر رہا ہوں کہیں وہ کسی اور کو نقصان نہ پہنچا دے۔" ہرکولیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سانپ! محافظوں کے منہ سے خوفزدہ انداز میں نکلا اور وہ پریشانی کے عالم میں ہرکولیس کے ساتھ مل کر راہداری میں سانپ کو تلاش کرنے لگے، عین اسی وقت ایک طرف سے انہیں کسی لڑکی کی چیخ سنائی دی آواز گو دھیمی تھی مگر ہرکولیس اور ان پہرے داروں نے بآسانی سن لی تھی، کیونکہ رات کے وقت ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اور رات کی خاموشی میں تو سوئی کے گرنے کی بھی آواز سنائی دے جاتی ہے۔ لڑکی کی چیخ کی آواز سن کر ہرکولیس اور پہریدار بری طرح سے چونک اٹھے۔

"اوہ۔ یہ تو شہزادی کلارا کی چیخ معلوم ہوتی ہے۔" ہرکولیس نے جلدی سے کہا۔ اس کے لہجے میں

گہری تشویش تھی - اس کی بات پر پہریداروں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے -

ہرکولیس اور پہرے دار تیزی سے شہزادی کلارا کے کمرے کی جانب بھاگے - شہزادی کلارا کے دروازے کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے ، دروازہ اندر سے بند تھا ہرکولیس نے آگے بڑھ کر زور زور سے دروازہ دھڑ دھڑانا شروع کر دیا -

" شہزادی کلارا - شہزادی کلارا - " اس نے زور زور سے دروازہ دھڑ دھڑاتے ہوئے شہزادی کلارا کو آوازیں دیں - مگر اندر سے شہزادی کلارا کی آواز نہ سنائی دی ہرکولیس کے ساتھ پہرے داروں نے بھی زور زور سے شہزادی کلارا کو پکارا - مگر کوئی جواب نہ ملا ، اب تو ہرکولیس کی پیشانی پر لاتعداد سلوٹیں ابھر آئیں -

دروازہ زور زور سے دھڑ دھڑانے اور شہزادی کلارا کو چیخ چیخ کر آوازیں دینے کے شور سے سارا محل بیدار ہو گیا - اور راہداری میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے ، یہاں تک کہ شور سن کر ہرکولیس کی ماں اور اس کا

باپ شاہ ہیلس بھی وہاں پہنچ گئے ۔
 ” ہرکولیس - یہ کیا کر رہے ہو - کیوں چیخ رہے ہو
 تم -“ شاہ ہیلس نے غصیلی نظروں سے ہرکولیس کی
 جانب دیکھتے ہوئے کہا - ہرکولیس نے جلدی جلدی
 ساری بات اپنی ماں اور شاہ ہیلس کو بتائی تو وہ بھی
 پریشان ہوئے بغیر نہ رہ سکے - انہوں نے بھی شہزادی
 کلارا کو پکارا - مگر اندر سے شہزادی کلارا نے کوئی
 جواب نہ دیا -

” ابا حضور اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ دروازہ
 توڑ دوں -“ ہرکولیس نے شاہ ہیلس کی جانب اجازت
 طلب نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا -

” ہاں ، ہاں - فوراً اس دروازے کو توڑ دو ،
 شہزادی کلارا نہ جانے کس حال میں ہے - اگر اسے کچھ
 ہو گیا تو میں اپنے دوست شاہ زاکس کو کیا جواب
 دوں گا -“ شاہ ہیلس نے ہنایت پریشانی کے عالم میں
 کہا -

باپ کی اجازت لے کر ہرکولیس نے سب کو پیچھے
 ہٹایا اور زور زور سے لکڑی کے بنے ہوئے مضبوط

دروازے کو کندھے مارنے لگا۔ لکڑی کا مضبوط دروازہ اسکی طاقتور ٹکروں کو برداشت نہ کر سکا اور چند ہی لمحوں میں اکھڑ کر دوسری طرف جاگرا۔

جونہی دروازہ ٹوٹا۔ ہرکولیس، شاہ ہیلنس سمیت بہت سے لوگ ایک ساتھ شہزادی کلارا کے کمرے میں آگئے، اور پھر شہزادی کلارا کا خالی کمرہ دیکھ کر وہ سب حیران رہ گئے۔

”شہزادی کلارا۔ شہزادی کلارا کہاں ہے۔“ شاہ ہیلنس نے شہزادی کلارا کا خالی کمرہ دیکھ کر ہنایت پریشان لہجے میں کہا۔

”بستر پر پڑی ہوئی سلوٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ شہزادی صاحبہ اپنے کمرے میں ہی تھیں، مگر نہ جانے وہ کہاں گئی ہیں۔ بند کمرے میں میں نے خود ان کی چیخ کی آواز سنی تھی۔“ ہرکولیس کا لہجہ بھی پریشانی سے پر تھا۔

کمرے میں چند چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں ضرور کھلی ہوئی تھیں۔ مگر ان میں سلاخیں لگی ہوئی تھیں جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کم از کم شہزادی کلارا ان کھڑکیوں سے

باہر کہیں نہیں گئی کمرہ بھی اندر سے بند تھا جبے
ہرکولیس نے شاہ ہیلز اور دوسرے لوگوں کی موجودگی
میں توڑا تھا - پھر شہزادی کلارا بند کمرے میں سے
کہاں اور کیسے غائب ہو گئی - یہ بات واقعی سب کو
حیرت میں ڈال رہی تھی -

شاہ ہیلز کے حکم سے پورے محل کو کھنگال لیا گیا
لیکن شہزادی کلارا کا کہیں پتہ نہ چلا - شہزادی کلارا کی
گمشدگی کی وجہ سے تو شاہ زیوس کی نیند ہی اڑ چکی تھی
شہزادی کلارا اس کے ہمسایہ ملک جزیرہ آراں کے
بادشاہ راکس کی بیٹی تھی اور وہ پچھلے چند دنوں سے
جزیرہ کریٹ میں سیر و تفریح کی غرض سے شاہ زیوس
کے پاس آئی ہوئی تھی - شاہ زیوس نے شہزادی کلارا
کو خوش رکھنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی - اس نے
شہزادی کلارا کو اپنے محل میں ایک ہنایت خوبصورت
کمرہ دے دیا تھا - بہت سی خادمائیں مقرر کر دی تھیں
اور شہزادی کو اچھے سے اچھا کھانے اور پینے کو دیا جاتا
تھا -

سیر و تفریح کے لئے شاہ زیوس نے خاص طور پر ہرکولیس سے کہہ دیا تھا - ہرکولیس شہزادی کلارا کو ہر روز کھانے پھرانے کے لئے لے جاتا مگر اس کے باوجود ہرکولیس کئی دنوں سے محسوس کر رہا تھا کہ شہزادی کلارا وہاں خوش نہیں ہے ، وہ خاصی پریشان اور کھوٹی کھوٹی سی رہتی تھی بعض اوقات جب ہرکولیس اسے مخاطب کرتا تو اس کا دھیان کسی اور طرف ہوتا تھا - جیسے وہ ہرکولیس کی بات سن ہی نہ رہی ہو -

ہرکولیس نے کئی بار اس سے اس کی پریشانی کا سبب پوچھا - مگر شہزادی کلارا نے ہمیشہ اسے ٹال دیا تب ہرکولیس خاموش ہو رہا - ہرکولیس اس وقت ہر طرف شہزادی کلارا کو تلاش کرنے کے بعد اپنے کمرے میں بیٹھا اس کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اسی وقت ایک محافظ ہرکولیس کے کمرے میں داخل ہوا -

" شہزادہ ہرکولیس - بادشاہ سلامت آپ کو یاد فرما رہے ہیں - انہوں نے کہا ہے آپ جہاں ہیں - جس حال میں ہیں فوراً ان کے پاس پہنچیں - " محافظ نے

سر جھکا کر ہرکولیس کو ہنایت مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا -

”ہوں - ٹھیک ہے ، تم چلو میں ابھی آتا ہوں -“
ہرکولیس نے اپنی سوچ کا سلسلہ ختم کرتے ہوئے
سنجیدگی سے کہا اور محافظ سر ہلا کر الٹے قدموں کمرے
سے باہر نکل گیا - تب ہرکولیس ایک سرد آہ بھر کر
اٹھا اور اپنے کمرے سے نکل آیا -

مختلف راہداریوں سے ہوتا ہوا وہ شاہ زیوس کے
خاص کمرے میں آ گیا - جہاں شاہ زیوس دونوں ہاتھ
پشت پر باندھے ہنایت پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر
ہٹل رہے تھے ، ان کے چہرے پر تفکر اور پریشانی
کے ملے جلے تاثرات تھے -

”آپ نے مجھے یاد فرمایا ہے ابا حضور -“ ہرکولیس
نے شاہ زیوس کی جانب دیکھ کر ہنایت مؤدبانہ لہجے
میں کہا - اس کی آواز سن کر شاہ زیوس نے چونک کر
اس کی جانب دیکھا جیسے وہ اس کی آمد سے بے خبر
ہوں -

”ہاں - ہرکولیس بیٹا - ہم بہت پریشان ہیں - سمجھ

میں نہیں آتا کہ کیا کریں - شہزادی کلارا کی گمشدگی نے ہمیں عجیب منحصرے میں ڈال دیا ہے - سمجھ میں نہیں آ رہا آخر شہزادی کلارا کئی کہاں - " شاہ زیوس نے ہنایت پریشان انداز میں کہا -

" آپ کی پریشانی بجا ہے ابا حضور - میں نے آپ کے حکم سے سپاہیوں کو ملک کا کونہ کونہ چھان مارنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں - بہت جلد شہزادی صاحبہ کا سپتہ چل جائے گا - مگر حیرانی تو اس بات کی ہے کہ شہزادی صاحبہ بند کمرے میں سے کیسے غائب ہو گئیں - اگر کمرے کا دروازہ کھلا ہوتا تو یہ اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ شہزادی صاحبہ خود اٹھ کر کہیں گئی ہیں یا انہیں کسی نے اغوا کیا ہے ، مگر ان کے بند دروازے کو میں نے آپ کے سامنے توڑا تھا - اور پھر سب سے بڑی بات میں نے خود اپنے کانوں سے شہزادی صاحبہ کی چیخ کی آواز سنی تھی - چیخ کی آواز صرف میں نے ہی نہیں چند سپاہیوں نے بھی سنی تھی - " ہرکولیس کے لہجے میں بھی پریشانی ٹپک رہی تھی -

" ہوں - یہی بات ہمیں الجھن میں مبتلا کر رہی ہے

شہزادی کلارا کوئی جادوگر تو تھی نہیں جو بند کمرے میں سے غائب ہو کر خود کسی دوسری جگہ چلی گئی ہو۔ نہ جانے مجھے کیوں یہ کسی کی گہری سازش معلوم ہوتی ہے تم اچھی طرح سے جانتے ہو ہر کولیس بیٹا کہ جزیرہ آران کے بادشاہ شاہ راکس سے کچھ عرصہ قبل ہماری دوستی ہوئی ہے، ورنہ اس سے قبل وہ ہمارا بدترین دشمن تھا۔ اس نے خود ہی ہماری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا اور شہزادی کلارا کو سیر و تفریح کی غرض سے ہمارے پاس بھیجا تھا۔

اور اب - شہزادی کلارا کا کچھ سہ پہل نہیں چل رہا - اس بات کا جب راکس کو علم ہو گا تو وہ تو بھی سوچے گا کہ ہم نے اس کی دوستی دل سے قبول نہیں کی اور ہم نے جان بوجھ کر شہزادی کلارا کو کہیں گم کیا ہے - شہزادی کلارا کی گمشدگی کا سن کر وہ سخت سیخ پا ہو گا اور اس جیسے سر پھرے بادشاہ سے کوئی بغیر نہیں کہ وہ ہم پر فوجیں لے کر چرہ دوڑے - شاہ زیوس نے اپنی پریشانی ظاہر کرتے ہوئے کہا اور ہر کولیس سوچ میں ڈوب گیا - پھر چونک کر بولا -

”اوہ - ابا حضور ابھی آپ نے کہا تھا کہ شہزادی صاحبہ کوئی جادوگرنی تو ہیں ہنیں کہ وہ اپنے آپ بند کمرے میں سے غائب ہو کر کسی اور جگہ چلی جائیں - لیکن یہ کسی جادوگر یا جادوگرنی کی شرارت تو ہو سکتی ہے - ہو سکتا ہے شہزادی صاحبہ کی کسی جادوگر یا جادوگرنی سے دشمنی ہو اور وہ موقع پا کر شہزادی صاحبہ کو ان کے کمرے میں سے اٹھا کر لے گیا ہو -“ ہرکولیس نے خیال ظاہر کیا اور شاہ زیوس چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگا -

”ہاں یہ ممکن ہے - لیکن یہ بات معلوم کیسے کرائی جائے کہ کیا واقعی شہزادی کلارا کو کوئی جن بھوت یا جادوگر وغیرہ اٹھا کر لے گیا ہے -“ شاہ زیوس نے پر سوچ انداز میں کہا -

”ستارہ شناس ہمیں اس کے بارے میں کچھ بتلا سکتے ہیں کہ شہزادی کلارا کہاں ہے -“ ہرکولیس نے کہا اور شاہ زیوس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی - وہ ہرکولیس کی جانب داد بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا - واقعی اس نے اس پریشانی میں بہت اچھا اور مفید مشورہ دیا تھا

شاہ زیوس نے بے اختیار آگے بڑھ کر ہرکولیس کو گلے سے لگا لیا ۔

”بہت خوب بیٹا ۔ واقعی تم ایک ہنایت بہادر اور ذہین انسان ہو ، ہمیں فخر ہے کہ آسمانوں کے مالک نے ہمیں تم جیسا بہادر اور ذہین بیٹا دیا ۔“ اس نے ہرکولیس کو زور سے اپنے بازوؤں میں بٹھنچتے ہوئے کہا ۔ پھر ہرکولیس سے الگ ہو کر اس نے زور سے تالی بجائی ، فوراً ایک دربان اندر داخل ہوا ۔

”شاہی ستارہ شناس ساموس سے کہو کہ وہ فوراً ہمارے حضور پیش ہو ۔“ شاہ زیوس نے دربان کی جانب دیکھ کر ہنایت تحکمانہ انداز میں کہا ۔ دربان نے مؤدبانہ انداز میں سر ہلا دیا اور شاہ زیوس کو فرشی سلام کرتا ہوا اٹنے قدموں باہر نکل گیا۔

کچھ دیر بعد وہ لوٹا تو اس کے ہمراہ ایک بوڑھا شخص تھا ۔ جس کی کمر جھکی ہوئی تھی ، آنکھیں چندھیائی ہوئیں ، اور سر اور داڑھی مونچھوں کے بال برف کی مانند سفید نظر آرہے تھے ، اس نے جھک کر شاہ زیوس اور شہزادہ ہرکولیس کو سلام کیا ۔

ساموس - جیسا کہ تمہیں علم ہو چکا ہو گا کہ ہماری مہمان شہزادی کلارا اپنے کمرے میں سے غائب ہیں - ہمیں فوراً حساب لگا کر بتاؤ کہ شہزادی کلارا اس وقت کہاں ہے اور وہ اپنے بند کمرے میں سے کیسے اور کہاں غائب ہو گئی ہیں یا انہیں وہاں سے لے جانے والا کون ہے - " شاہ زیوس نے بوڑھے ستارہ شناس ساموس کی جانب دیکھتے ہوئے تحکم بھرے لہجے میں کہا اور بوڑھے ستارہ شناس ساموس نے اثبات میں سر ہلا دیا -

" جو حکم عالی مرتبہ ! " اس نے مہنایت مؤدبانہ انداز میں کہا اور زمین پر آتی پالتی مار کر بیٹھ گیا - اور اپنے لمبے چغے سے ہاتھ سے لکھی ہوئیں چند بوسیدہ کتابیں نکال کر دیکھنے لگا - کتابیں دیکھنے کے ساتھ ساتھ وہ سلیٹ اور چاک نکال کر سلیٹ پر عجیب آڑی ترچی لکریں لگانے اور ہندسے لکھنے لگا - ہرکولیس اور شاہ زیوس مہنایت بے تابانہ انداز میں اس کی جانب دیکھ رہے تھے -

بوڑھا ستارہ شناس کافی دیر تک سلیٹ پر الٹی سیدھی

لکیریں بناتا اور مٹاتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر سر اٹھایا۔ اس کے چہرے پر پریشانی عیاں تھی۔ وہ گھبرایا گھبرایا سا دکھائی دے رہا تھا۔

”کیا بات ہے ساموس۔ تمہارے چہرے پر بےحد گھبراہٹ اور پریشانی کے آثار نظر آرہے ہیں۔ خیریت تو ہے، شہزادی کلارا کا کچھ سہ چلا۔“ شاہ زیوس نے پریشان نظروں سے بوڑھے ستارہ شناس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”عالم پناہ!“ بوڑھے ستارہ شناس نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک اس کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکلی اور اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور آنکھیں یوں ہو گئیں جیسے پتھرا گئی ہوں۔

”کیا ہوا ساموس تم خاموش کیوں ہو گئے ہو، بولتے کیوں نہیں؟“ شاہ زیوس نے ستارہ شناس ساموس کی جانب دیکھ کر بے چینی سے پوچھا۔ لیکن ستارہ شناس ساموس نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اسی طرح پتھر کا بت بنا بیٹھا رہا۔

عین اسی وقت ہر کولیس کی نظر ایک باریک دھاگے

جیسے سانپ پر پڑی - جو ہنایت تیزی سے ستارہ شناس
ساموس کے قریب سے نکلتا ہوا دوسری طرف جا رہا
تھا -

"اوہ - سانپ -" ہرکولیس کے منہ سے بے ساختہ
نکلا اور وہ تیزی سے ستارہ شناس ساموس کی جانب
بڑھا - مگر جونہی اس نے بورھے ستارہ شناس ساموس
کو ہاتھ لگایا - ستارہ شناس ساموس اس کے ہاتھوں
میں جھول گیا -

"اوہ - ابا حضور یہ تو مر چکے ہیں -" ہرکولیس نے
ہنایت پریشانی کے عالم میں بوڑھے ستارہ شناس کی
جانب دیکھتے ہوئے اپنے باپ سے مخاطب ہو کر کہا -
بورھے ستارہ شناس کے منہ سے ہلکے نیلے رنگ کا جھاگ
بہہ رہا تھا -

"کیا کہا - بوڑھا ستارہ شناس ساموس مر گیا ہے ،
کیسے -" شاہ زیوس کے منہ سے پریشانی کے عالم میں
نکلا -

"اسے کسی سانپ نے کاٹا ہے وہ دیکھئے باریک
دھاگے جیسا سانپ دیوار کے ساتھ وہ چھوٹے سوراخ

میں گھس رہا ہے۔" ہرکولیس نے ایک دیوار کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں واقعی ایک چھوٹا سا سوراخ نظر آرہا تھا اور اس میں دھاگے جیسا سانپ گھس رہا تھا۔

"سانپ!۔" شاہ زیوس کے منہ سے نکلا اور اس کی آنکھوں میں شدید پریشانی کے ساتھ ساتھ خوف بھی پھیل گیا تھا۔

Pakistanipoint
Aik Rabta Apnon Sey

کیا بات ہے ابا حضور، میں آپ کو چند دنوں سے سخت پریشان دیکھ رہا ہوں۔ مجھے بتائیے شاید میں آپ کی مدد کر سکوں۔" ہرکولیس نے اپنے باپ شاہ زیوس کو پریشان دیکھ کر ہنایت مؤذبانہ لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت شاہ زیوس کے کمرہ خاص میں موجود تھا۔

"تم میری پریشانی کی وجہ جانتے ہو بیٹا۔ ایک تو مجھے کلارا کی گمشدگی کی فکر ستائے جا رہی ہے، دوسرا ستارہ شناس ساموس کی موت نے مجھے سخت الجھن میں مبتلا کر رکھا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے..... وہ اپنا انتقام لینے کے لئے واپس آگئی ہے۔" شاہ زیوس نے پہلے پریشان اور پھر کھوئے کھوئے سے لہجے میں کہا

اس کی نگاہیں چھت میں گڑی ہوئی تھیں - جیسے وہ ماضی کے خیالوں میں کھویا ہوا ہو -

"انتقام لینے کے لئے واپس آگئی ہے - کون ، ابا حضور کون واپس آگئی ہے ، آپ کس کی بات کر رہے ہیں -" ہرکولیس نے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا -

"وہی جسے میں نے آج سے بیس برس قبل مار دیا تھا - وہ - وہ - نہیں - نہیں میں اس کا نام نہیں لوں گا - میں اس کا نام نہیں لوں گا - اگر میں نے اس کا نام لیا تو وہ فوراً یہاں آجائے گی اور وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گی ، مار ڈالے گی وہ مجھے -" شاہ زیوس نے خود سے بری طرح سے لرزتے ہوئے کہا - اس کے چہرے پر خوف سے پسینے کے قطرے جگمگانے لگے تھے -

"آپ - کیا کہہ رہے ہیں ابا حضور - میری کچھ سمجھ میں نہیں آرہا - آپ نے بیس برس قبل کسے مارا تھا مجھے کچھ بتائے آخر وہ ہے کون جو آپ کو مارنا چاہتا ہے -" ہرکولیس نے حیرت کی شدت سے شاہ زیوس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا -

”کوئی ہنیں - کوئی ہنیں - تم - تم جاؤ یہاں سے ،
مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دو ، اکیلا - ہنیں ہنیں میں اکیلا
ہنیں رہوں گا - تم جلدی سے سپہ سالار کلاڈیس کو
بلاؤ - جلدی کرو -“ شاہ زیوس کی حالت دیدنی تھی -
وہ ننھے بچوں کی طرح یوں خوفزدہ نظر آ رہا تھا جس کے
سمنے کوئی خوفناک چہرہ آجاتا ہے اور وہ خوف سے
چپخنے لگتا ہے -

ہرکولیس حیرت سے چند لمحوں اپنے باپ کی جانب
دیکھتا رہا پھر وہ سر ہلا کر تیزی سے کمرے سے نکل گیا
باہر موجود محافظ سے اس نے سپہ سالار کو بلانے کے
لئے کہا اور پریشانی کے عالم میں اپنے باپ کے متعلق
سوچتا ہوا اپنے کمرے میں آگیا -

اس کی فراج پریشانی پر لاتعداد سلوٹیں پڑی ہوئی
تھیں - وہ اپنے باپ کے متعلق سوچ رہا تھا - اس
کی سمجھ میں ہنیں آ رہا تھا کہ آخر اس کا باپ اس قدر
خوفزدہ کیوں ہے - اس نے کسے ہمیں سال پہلے ہلاک
کیا تھا جو اب اس سے انتقام لینا چاہتا ہے - جب سے
بوڑھا ستارہ شناس ساموس سانپ کے کلٹنے سے مرا تھا

تب سے شاہ زیوس کی راتوں کی نیندیں اڑ گئی تھیں اور وہ اس قدر خوفزدہ اور سہما سہما سا دکھائی دیتا تھا جیسے اسے خوف ہو کہ کسی روز موت اسے بھی نے آئے۔

بے خیالی میں شاہ زیوس کسی رسی یا کسی درخت کی جھولتی ہوئی شاخ کو دیکھ لیتا تو سانپ سانپ کہہ کر بری طرح سے چٹخنے چلائے لگتا اور وہاں سے بھاگ کر اپنے کمرے میں آجاتا اور اس بری طرح سے پسینے میں شرابور ہو کر ہانپنے لگتا جیسے میلوں دور لگا کر آیا ہو۔ یہی وجہ تھی کہ ہرکولیس اور اس کی ماں بے حد پریشان تھے کہ یکایک آخر شاہ زیوس کو ہوا کیا ہے اور وہ یوں بہکی بہکی باتیں کیوں کرتا ہے۔ یا وہ کسی بات سے اس قدر ڈرا ہوا ہے۔

ہرکولیس کافی دیر تک سوچتا رہا۔ پھر اچانک اسے کوئی خیال آیا۔ وہ جلدی سے آگے بڑھا اور ایک دیوار کے ساتھ کان لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اس دیوار کے ساتھ اس کے باپ شاہ زیوس کا کمرہ تھا۔ ہرکولیس نے آج تک ایسی حرکت نہ کی تھی اس نے کبھی دیوار سے

کان لگا کر اپنے باپ کی باتیں سننے کی کوشش نہ کی تھی، مگر اب باپ کو پریشان دیکھ کر اس سے رہا نہ جا رہا تھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ اس کے باپ کو آخر اسی کونسی پریشانی لاحق ہے جسے زبان پر لاتے ہوئے وہ کانپ کانپ جاتا ہے۔

اس کے حساس کانوں میں شاہ زیوس کی پریشان زدہ آواز سنائی دے رہی تھی، شاہ زیوس سپہ سالار کلاڈئیس سے مخاطب تھا۔

”کلاڈئیس۔ تم اس محل کے چپے چپے پر اپنے سپاہی پھیلا دو۔ ہر سپاہی کے ہاتھ میں مشعل اور ننگی تلوار ہونی چاہیے۔ اور انہیں جہاں کہیں کوئی سانپ وغیرہ دکھائی دے اس کے ٹکڑے کر کے انہیں جلا دیا جائے، اور ملک بھر کے سپیروں کو حکم دیا جائے کہ وہ ہمارے محل میں حاضر ہوں،“ شاہ زیوس سپہ سالار سے تیز تیز لہجے میں کہہ رہے تھے۔

”مگر۔“ سپہ سالار کلاڈئیس نے حیران ہو کر کہنا

چاہا لیکن شاہ زیوس نے فوراً اس کی بات کاٹ دی۔
”اگر مگر کچھ نہیں۔ ہم نے جو حکم دیا ہے فوراً اس

پر عملدرآمد کیا جائے ورنہ ہم سب کو کوہو میں پلا دیں
گے جاؤ ، جاؤ جلدی کرو ۔ " شاہ زیوس چیخ رہا تھا ۔
اور پھر سپہ سالار کے جانے کے قدموں کی چاپ سنائی
دی ۔

عین اسی وقت ہرکولیس نے شاہ زیوس کی چیخ کی
آواز سنی ۔ ہرکولیس بری طرح سے اچھل پڑا ۔ وہ بجلی
کی سی تیزی سے دروازے کی جانب لپکا ۔ اور ہنایت
تیزی سے بھاگتا ہوا اپنے باپ کے کمرے میں آگیا ۔
دوسرے ہی لمحے وہ اس بری طرح سے اچھلا جیسے کسی
نے اس کے پاؤں پر وزنی گرز مارا ہو ۔ خوف اور
دہشت سے اس کی آنکھیں پھیلتی چلتی گئیں ۔

شاہ زیوس کے کمرے میں چاروں طرف چھوٹے
 بڑے سانپ ہی سانپ دکھائی دے رہے تھے ۔
 شاہ زیوس ایک اونچی مسند پر کھڑا بری طرح سے
 چیخ رہا تھا اور اس مسند کو ارد گرد چاروں طرف سے
 مختلف رنگوں کے خوفناک سانپوں نے گھیر رکھا تھا ۔
 جو ہنایت خوفناک انداز میں پھن اٹھائے زور زور سے
 پھنکاریں مار رہے تھے ۔

” ہرکولیس ۔ ہرکولیس بیٹا ۔ مجھے بچاؤ ۔ مجھے بچاؤ
 نہیں تو یہ سانپ مجھے مار دیں گے ۔“ شاہ زیوس نے
 ہرکولیس کی جانب دیکھتے ہوئے بری طرح چختے ہوئے
 کہا ۔

”خبردار ہرکولیس - اگر تم نے اپنا قدم آگے بڑھایا تو میرے وفادار تمہیں بھی ہلاک کر دیں گے - ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے، تمہارے لئے بہتر ہوگا کہ تم اپنے باپ کو اس کے حال پر چھوڑ کر یہاں سے چلے جاؤ، ورنہ ملکہ عالیہ کی اجازت کے بغیر ہمیں تمہیں بھی ہلاک کرنا پڑ جائے گا۔“ ایک باریک پھنکارتی ہوئی آواز ہرکولیس کے کانوں سے ٹکرانی اور ہرکولیس نے چونک کر دیکھا اس سے کچھ فاصلے پر ایک سیاہ رنگ کا خوفناک سانپ کنڈلی مارے اور پھن اٹھائے اس کی جانب گول گول اور خوشخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔

”تم سب تم سب کون ہو - اور کیوں خواہ مخواہ میرے بابا کی جان کے دشمن ہو رہے ہو کیا بگاڑا ہے انہوں نے تمہارا -“ ہرکولیس نے اس سانپ کی جانب حیرت بھری نظروں سے تکتے ہوئے پوچھا -

”یہ ملکہ عالیہ کے مجرم ہیں - اور ہم انہیں ملکہ عالیہ کے حکم سے لینے کے لئے آئے ہیں - تم ہٹ جاؤ ہمارے راستے سے - کالے ناگ سے پھنکار مار کر سخت

لجے میں کہا -

" ملکہ کون ہے تمہاری ملکہ - مجھے بتاؤ کہاں

ہے وہ میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں - وہ میرے

بابا کو کیوں مارنا چاہتی ہے - " ہرکولیس غصے سے چلایا

" ہو نہہ - تم خواہ مخوہ ہمارا وقت ضائع کر رہے

ہو ، ہمیں تمہارا انتظام کرنا ہی پڑے گا - سیلاگ - "

کالے ناگ نے خوف ناک لہجے میں کہا اور پھن گھا کر

کسی کو آواز دی ، فوراً ہی ایک دھماگے جیسا باریک

سانپ اپنی جگہ سے اچھلا اور اس سے قبل کہ ہرکولیس

کچھ سمجھتا - اس باریک سانپ نے اڑتے ہوئے عین

اس کی پیشانی پر ڈس لیا -

ہرکولیس بری طرح سے گھبرا کر پیچھے ہٹ گیا - اس

سے قبل کہ وہ کچھ سمجھتا اس کی آنکھوں کے سامنے

یخوت اندھیرا آگیا - اس نے گھبرا کر زور سے سر جھٹکا

مگر اس کے ذہن نے جیسے اس کا ساتھ چھوڑ دیا - اس

کے کانوں میں سائیں سائیں کی تیز آواز سنائی دی ،

دوسرے ہی لمحے وہ بری طرح سے ڈمگاتا ہوا زمین

بوس ہو گیا ۔

جب اسے ہوش آیا تو وہ ایک آرام دہ مشہری پر لیٹا ہوا تھا۔ اس پر شاہی حکیم - اس کی ماں - وزیراعظم اور دوسرے لوگ جھکے ہوئے تھے ان سب کی آنکھوں میں شدید پریشانی اور اضطراب نظر آ رہا تھا اسے آنکھیں کھولتا دیکھ کر ان سب کے چہروں پر بےاشت دوڑتی چلی گئی ۔

”اوہ - خدا کا شکر ہے بیٹا - کہ تمہیں ہوش تو آیا ہم تمہارے لئے بے حد پریشان تھے -“ شاہی حکیم نے اس کی جانب دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا -
 ”مجھے - مجھے کیا ہوا تھا - ہرکولیس نے حیرت سے ان سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا - اس کا ذہن اس وقت ہر قسم کے خیالات سے عاری تھا -

”ہم خود بھی نہیں جانتے بیٹا - تم اپنے ابا جان کے کمرے میں بے ہوش پڑے تھے آج ٹھیک تین روز بعد ہوش آیا ہے ، حکیم صاحب بتا رہے تھے کہ تمہارے جسم میں کسی زہریلے ناگ کے زہر کی آمیزش تھی - انہوں نے ہی تمہارے جسم سے اس زہر کو

خارج کیا ہے۔" اس کی والدہ نے آگے بڑھ کر شفقت سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے جواب دیا۔ ان کی بوڑھی آنکھوں میں مامتا بھرا پیار تھا۔

"ناگ۔" ہرکولیس کے منہ سے سرسراتے ہوئے لہجے میں نکلا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اپنے باپ کے کمرے کا خوفناک منظر ابھر آیا۔ اسے یاد آگیا کہ وہ اپنے باپ شاہ زیوس کی چیخ سن کر جب اس کے کمرہ خاص میں گیا تھا تو وہاں ہر طرف سانپ ہی سانپ نظر آ رہے تھے، جنہوں نے اس کے باپ کو بری طرح سے گھیر رکھا تھا۔

اور پھر ایک سانپ نے عین اس کے ماتھے پر اڑ کر ڈسا تھا۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا۔ ہرکولیس نہیں جانتا تھا اور یہ سن کر اس کا ذہن پھٹ رہا تھا کہ وہ تین دنوں بعد ہوش میں آیا ہے۔ یعنی جس ناگ نے اسے ڈسا تھا وہ یخزد زہریلا تھا کہ زہر خارج ہو جانے کے باوجود وہ تین روز تک بے ہوش پڑا رہا تھا۔

"بابا۔ کہاں ہے۔" ہرکولیس نے جلدی سے پوچھا

”مہتارے بابا بھی پچھلے تین روز سے لاسپہ ہیں بیٹا سمجھ میں نہیں آ رہا کہ وہ کہاں چلے گئے ہیں۔ سپہ سالار کلاڈئیس نے بتایا تھا کہ کچھ دیر قبل وہ انہیں تنہا ان کے کمرے میں چھوڑ کر گیا تھا۔ پھر جب وہ واپس آیا تو مہتارے بابا کمرے میں سے غائب تھے اور تم کمرے میں بے ہوش پڑے تھے۔“ ملکہ عالیہ نے جواب دیتے ہوئے کہا ان کے لہجے سے پریشانی ٹپک رہی تھی۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ بابا کا اندیشہ درست تھا کہ ناگن ملکہ انہیں ہلاک کر دے گی یا انہیں اٹھا کر ساتھ لے جائے گی۔“ ہرکولیس نے ہنایت پریشانی کے عالم میں کہا۔

”ناگن ملکہ، کیا مطلب۔ یہ ناگن ملکہ کون ہے۔“ ملکہ عالیہ نے حیرت سے ہرکولیس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”اوہ، کچھ نہیں امی حضور۔ میرے منہ سے ویسے ہی نکل گیا تھا۔ ہرکولیس کو فوراً ہی اپنی حماقت کا احساس ہو گیا کہ اسے یہ بات اپنی ماں کے سامنے نہیں کہنی چاہیے تھی کہ خواہ مخواہ وہ تذبذب کا شکار ہو

جاتیں۔

وہ جلدی سے مہسری سے اٹھ گیا۔ شاہی حکیم اور ملکہ عالیہ نے اسے اٹھتا دیکھ کر اسے روکنا چاہا مگر ہرکولیس نہ مانا۔

”ہنیں امی حضور میرا رکنا خطرے سے خالی نہیں ہوگا میں بابا کی تلاش میں جا رہا ہوں، ابھی چند لمحوں میں لوٹ آؤں گا۔“ ہرکولیس نے کہا۔

”لیکن بیٹا تمہاری حالت“ شاہی حکیم نے کچھ کہنا چاہا مگر ہرکولیس نے جلدی سے ان کی بات کاٹ دی۔ ”میری حالت اب بالکل ٹھیک ہے بابا۔ آپ کا شکریہ۔ بس ہلکا ہلکا سر چکرا رہا ہے جو ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔“ ہرکولیس نے محبت سے ان کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

محل سے باہر آکر وہ سیدھا اپنے اصطبل میں گیا اور پھر وہ اپنے خاص ساکس گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں سے نکلا۔ اور پھر وہ گھوڑے کو ہنایت تیزی سے ایک

طرف دوڑاتا چلا گیا ۔

کئی گھنٹے لگا تاں سفر کے بعد وہ پہاڑی علاقے میں آگیا ۔ جہاں ہر طرف پہاڑ ہی پہاڑ پھیلے ہوئے تھے ۔ ان میں کچھ پہاڑ چھوٹے تھے اور کچھ بہت بڑے ، اتنے بڑے اور اتنے اونچے کہ ان کی چوٹیوں تک نگاہ بھی نہ پہنچ پاتی تھی ۔

ہرکولیس نے گھوڑے کو ایک جگہ یونہی کھلا چھوڑ دیا اور خود ہنایت تیزی سے ایک بڑے پہاڑ کی جانب بڑھنے لگا ۔ پہاڑ کی دوسری طرف کھوم کر وہ ایک غار کے دھانے پر آگیا ۔

” ناگ بابا میں ہرکولیس ایک ضروری کام کے سلسلے میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں کیا آپ میری مدد فرمانے کے لئے کچھ دیر کے لئے باہر تشریف لائیں گے ؟ “ ہرکولیس نے غار کے دھانے میں جھانکتے ہوئے

ہنایت مؤدبانہ انداز میں کہا ۔

کچھ ہی دیر بعد غار میں سے قدموں کی چاپ کی آواز سنائی دی ۔ اور پھر چند لمحوں بعد غار سے ایک ہنایت بوڑھا آدمی ، جن سے سر کے بال داڑھی مونچھیں حتیٰ کہ

بھنویں تک سفید تھیں باہر آیا ، اس نے سبز رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک سانپ کی طرف بل کھاتا ہوا عصا تھا ۔ اس کے ماتھے پر سرخ رنگ سے سانپ کا نشان بنا ہوا تھا ۔ اور اس کے لباس پر بھی جگہ جگہ سانپوں کی شکلیں بنی ہوئی تھیں ہرکولیس نے اسے دیکھ کر جلدی سے جھک کر انہیں سلام کیا ۔

”ناگ بابا ۔ آپ کا ادنیٰ خادم آپ کو بے وقت تکلیف دینے پر سخت شرمندہ ہے ، اور آپ کو تکلیف دینے کی معذرت چاہتا ہے ، مگر بات ہنایت ضروری تھی اس لئے مجھے ایسی گستاخی کرنا پڑی ۔ اگر آپ کو ناگوار نہ گذرے تو میں عرض کروں ۔“ ہرکولیس نے سر جھکا کر ہنایت مؤدبانہ انداز میں کہا ۔

”کوئی بات نہیں بیٹا ۔ ہم یہاں بیٹھے ہی خدمت خلق کے لئے ہیں ۔ تم تو ویسے بھی ایک بہادر اور نیک انسان ہو ۔ تمہاری مدد کر کے ہمیں تو خوشی ہو گی ۔ کیونکہ تم اپنے لئے نہیں دوسروں کے لئے چیتے ہو مظلوموں ، اور محصوموں کی مدد کرنے کا جو جذبہ

مہارے دل میں ہے - یہی وجہ ہے کہ عام لوگوں سے
ہٹ کر مہارہا اپنا ایک علیحدہ مقام ہے - ہمیں بتاؤ
مہیں ایسی کونسی پریشانی ہے جسکی وجہ سے تم ہمارے
پاس آئے ہو - اگر ہمارے بس میں ہوا تو ہم مہارہی
مدد ضرور کریں گے - " ناگ بابا نے مسکراتے ہوئے
ہرکولیس کی طرف دیکھ کر جواب دیا

" آپ برسوں سے ترک دنیا کر کے اور اپنی نگری چھوڑ
کر اس سنسان پہاڑ کی غار میں رہتے ہیں - اس لئے
مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے اس ناگن کے متعلق آسانی
پسے بتا سکتے ہیں - " ہرکولیس نے جلدی سے جواب دیا
" ناگن کونسی ناگن - " ناگ بابا نے حیرت سے پوچھا

" وہ کوئی ناگن ملکہ ہے بابا - میں اسے جانتا تو
ہنیں مگر - " یہ کہہ کر ہرکولیس نے ساری بات کہہ
سنائی جسے سن کر ناگ بابا سوچ میں پڑ گئے -

" ہوں - انتہائی حیرت انگیز بات بتائی ہے تم نے
سانپوں کی دنیا سے تو میں کئی برس قبل ہی کنارا کر
چکا ہوں اس لئے اس ناگن ملکہ کے بارے میں جاننا

میرے لئے بھی انتہائی مشکل ہوگا جتنا کہ تمہارے لئے لیکن بہر حال میں تمہاری مدد ضرور کروں گا۔ آؤ میرے ساتھ غار میں آجاؤ۔" ناگ بابا نے سوچتے ہوئے جواب دیا اور مڑ کر غار میں چلنے لگے۔ ہرکولیس بھی ان کے پیچھے چلنے لگا۔

تنگ و تاریک غار میں وہ کافی دیر چلتے رہے پھر ایک جگہ ہرکولیس کو کچھ روشنی دکھائی دی، آگے جا کر غار بند ہو گیا تھا اور اس نے ایک گول کمرے کی شکل اختیار کر لی تھی، دیوار پر ایک بڑی مشعل جل رہی تھی۔ جس کی وجہ سے وہاں خاصی روشنی پھیلی ہوئی تھی

"آؤ بیٹا ہرکولیس۔ تم اس چٹان پر چڑھ کر بیٹھ جاؤ۔ خبردار میں جو کچھ کروں، منہ سے ہلکی سی بھی آواز مت نکالنا۔ چپ چاپ اور بے حس و حرکت صرف تماشا دیکھنا۔ اگر تم نے میرے کام میں مداخلت کی تو ہم دونوں کی جان خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ میں اس لئے تمہیں خبردار کر رہا ہوں۔" ناگ بابا نے ہرکولیس کو سمجھاتے ہوئے کہا اور ہرکولیس نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور ناگ بابا کے کہنے پر وہاں پر موجود ایک بڑی سی چٹان پر چرہ کر بیٹھ گیا۔
 ناگ بابا نے آگے بڑھ کر دیوار پر لگی ہوئی مشعل اتاری اور پھر انہوں نے مشعل سے زمین پر ایک دائرہ کھینچا۔ مشعل کی چربی زمین پر گری تو دائرے میں آگ بھڑک اٹھی، ناگ بابا نے مشعل ہرکولیس کو پکڑا دی۔

”لو بیٹا جس وقت میں اشارہ کروں مشعل کا تیل میرے بدن پر گرا کر مجھے آگ لگا دینا۔ خبر دار کوئی سوال مت کرنا۔ عمل کر کے میں تمہیں ساری باتیں بتا دوں گا۔“ ناگ بابا نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور ہرکولیس نے سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر قدرے پریشان اور فکر مندی کے آثار نظر آ رہے تھے لیکن وہ ناگ بابا کی ہدایت کے مطابق خاموش رہا اور خاموشی سے بزرگ بابا کی جانب دیکھنے لگا۔

ناگ بابا نے آگ کے دائرے میں کھڑے ہو کر تیز تیز آواز میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ ان کی آنکھیں بند تھیں اور وہ آہستہ آہستہ دائرے میں چاروں طرف

گھوم رہے تھے ، ان کے منہ سے بار بار سانپ جیسی سیٹیوں اور پھنکاروں کی آواز بھی نکل رہی تھی ۔ وہ کافی دیر تک بھی عمل کرتا رہے پھر شمال کی طرف منہ کر کے وہ خاموشی سے کھڑے ہو گئے ۔ انہوں نے اپنا ہاتھ فضا میں لہرایا ۔ فوراً ہی ان کے ہاتھ میں ایک چمکتا ہوا تیز دھار خنجر آگیا ۔ انہوں نے ایک جھٹکے سے خنجر کو اپنے سینے میں گھونپ لیا ۔ یہ دیکھ کر ہرکولیس بری طرح سے اچھل پڑا ۔ لیکن اسی وقت ناگ بابا نے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا اور اسے مشعل کا تیل گرانے کا اشارہ کیا ۔ ان کے سینے سے خون فوارے کی طرح سے نکل رہا تھا ۔

ہرکولیس نے پریشانی کے عالم میں ان کی طرف دیکھا پھر اس نے بابا کی ہدایت کے مطابق جلدی سے مشعل کا تیل ناگ بابا پر گرا دیا ۔ جونہی تیل بابا کے بدن پر گرا ۔ فوراً ہی ان کے کپڑوں نے آگ پکڑ لی ۔ دیکھتے ہی دیکھتے ان کا سارا جسم آگ میں جلنے لگا ہرکولیس خوف و دہشت سے مہبوت بنا پھٹی پھٹی

آنکھوں سے ان کو جلتا دیکھ رہا تھا - لیکن ناگ بابا اس قدر اطمینان سے کھڑے تھے جیسے آگ کا ان پر ذرہ بھر اثر نہ ہو رہا تھا - چند لمحوں بعد اچانک ان کا جسم سکڑنے لگا - اور ان کا قد چھوٹا ہونے لگا - ہرکولیس نے ایک مرتبہ پھر بولنا چاہا لیکن اس نے جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا -

بزرگ ناگ بابا کا قد سکڑتا چلا گیا اور پھر آگ کے دائرے میں ناگ بابا کی بجائے ایک سیاہ رنگ کے خوفناک سانپ کو دیکھ کر ہرکولیس ششدر رہ گیا - سانپ پھن اٹھا کر دائرے میں زور زور سے پھنکاریں مار رہا تھا - اچانک ان پھنکاروں میں ناگ بابا کی آواز سنائی دینے لگی وہ کسی ناگن ملکہ کو آوازیں دے رہے تھے -

" ناگن ملکہ میں مہا ناگ ہوں - تم جہاں ہو فوراً ہمارے سامنے آؤ - ہم سرمئی چھاڑ کی غار میں تمہارا انتظار کر رہے ہیں - " ابھی ناگ بابا نے اتنا ہی کہا تھا کہ ایک طرف سے تیز پھنکار سنائی دی اور اچانک ایک طرف سے سیاہ رنگ کا چمکدار ناگ تیزی سے

رینگتا ہوا اس طرف آگیا اور آگ کے دائرے کے باہر پھن اٹھا کر جھومنے لگا۔

”اوہ۔ ناگ بابا تم۔ کہو کیا بات ہے۔ کس لئے ہمیں پکار رہے ہو۔“ اس ناگ کے منہ سے پھنکارتی ہوئی آواز نکلی۔

”میں نے تمہیں نہیں بلایا شتولا ناگ، میں ناگن ملکہ کو بلا رہا ہوں، کیا نام ہے تمہاری ملکہ کا۔“ ناگ بابا نے اس ناگ سے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

”ناگن ملکہ کا نام راکالی ہے۔ اور وہ اس وقت بہت مصروف ہیں۔ وہ یہاں نہیں آسکتیں۔ تم مجھے بتاؤ ان سے تمہیں کیا کام ہے، میں تمہارا ان تک پیغام پہنچا دوں گا۔“ کا لہجہ بے حد گستاخانہ تھا۔ جس پر ناگ بابا کو غصہ آگیا۔

”شتولا ناگ تم بے حد گستاخ ناگ ہو۔ جلتے نہیں میں کون ہوں۔ پھر بھی اس لہجے میں بات کر رہے ہو۔ جاؤ اور جا کر راکالی سے کہو کہ ناگ بابا نے اسے بلایا ہے وہ فوراً ہمارے سامنے حاضر ہو نہیں تو ہم خود اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور ایسی خوفناک سزا

دیں گے جس کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتی۔
 ناگ بابا کا لہجہ بے حد غصیلہ تھا۔

”ناگ بابا - ہو نہ - اب تم مہاناگ کیسے ہو
 سکتے ہو - تم اب ایک عام انسان ہو - ناگ دیوتا
 سے بغاوت کرنے کے بعد تم خود ہی سانپوں کی دنیا
 چھوڑ کر یہاں چلے آئے تھے ، ناگ دیوتا نے نہ صرف
 تمہاری ساری صلاحیتیں چھین لی تھیں بلکہ تمہیں ہمیشہ
 کے لئے ناگ نگری سے نکال دیا تھا - اب تم صرف
 انسان سے ناگ اور ناگ سے انسان بن سکتے ہو
 حقیقت میں تمہارا ناگوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے بلکہ
 اب تم حقیقت میں ایک انسان ہو عام انسان ، جسے
 میں تو کیا ایک عام سانپ بھی ڈس لے تو تم ایک
 لمحے میں ہلاک ہو جاؤ - میں پھلے سے ہی اس کے
 قریب موجود تھا جو چلا آیا ورنہ یہاں تمہاری آواز سننے
 والا ہی کون تھا -“ شتولا ناگ نے متسخرانہ لہجے میں کہا
 ”شتولا ناگ تم مجھے اشتعال دلانے کی کوشش کر
 رہے ہو - اگر ہم انسان نہ ہوتے تو تمہیں تمہاری

گستاخی کا ایسا مزا چکھاتے کہ ---- " ناگ بابا کی غصیلی آواز سنائی دی " رہنے دو ناگ بابا - کیوں خواہ مخواہ غصہ دکھا کر اپنا اور میرا وقت برباد کر رہے ہو - میں جا رہا ہوں - اگر تم میں طاقت ہے - تو مجھے روک کر دکھاؤ ، میں جا رہا ہوں - " شتولا ناگ نے ہنس کر کہا اور مڑ کر ایک طرف جانے لگا -

" رک جاؤ شتولا ناگ - میں کہتا ہوں رک جاؤ - " ناگ بابا زور سے چٹخنے لیکن شتولا ناگ نے ان کی بات نہ سنی - ناگ بابا نے ایک زور دار پھنکار ماری دوسرے ہی لمحے اس کی دونوں آنکھوں سے سرخ روشنی کی لکریں نکلیں اور سیدھی شتولا ناگ پر پڑیں - شتولا ناگ کو ایک جھٹکا لگا اور وہ تڑپ کر پلٹا -

" اب بھی وقت ہے شتولا ناگ لوٹ آؤ ورنہ میں تمہیں جلا کر راکھ کر دوں گا - اب اگر میرے پاس تمہارے جھوٹے دیوتا کی طاقتیں نہیں رہیں تو کیا ہوا - میرے پاس میرے سچے خدا کی دی ہوئی بہت سی قوتیں ہیں - جن کا مقابلہ نہ تم کر سکتے ہو - نہ تمہاری ملکہ اور نہ ہی تمہارا جھوٹا دیوتا - " ناگ بابا

نے گرجدار لہجے میں کہا - ان کی آنکھوں سے مسلسل روشنی خارج ہو رہی تھی ، اور اس روشنی کی زد میں آیا ہوا شتولا ناگ بے حد پریشان اور بے چین ہو رہا تھا وہ کسی طرف بھاگ جانے کی راہ تلاش کر رہا تھا مگر روشنی اس کا تعاقب کر رہی تھی - وہ کافی دیر تک وہاں سے بھلگنے کی کوشش کرتا رہا - پھر اچانک اس کے منہ سے زور زور سے چیخیں نکلنے لگیں - ساتھ ہی اس کے سارے جسم سے دھواں نکلنے لگا - جیسے اسے زندہ آگ میں جلایا جا رہا ہو -

” رحم - رحم ناگ بابا رحم - مجھ پر رحم کریں - مجھے مت جلائیں - بس کریں دیوتا کے لئے رحم کریں اور مجھ پر آگ مت برسائیں ورنہ میں جل جاؤں گا - میں آپ کی بات سننے کو تیار ہوں - شتولا ناگ نے بری طرح سے چلانا شروع کر دیا - اور اسی وقت ناگ بابا کی آنکھوں سے روشنی نکلنا بند ہو گئی -

شتولا ناگ کافی دیر تک زمین پر تڑپتا رہا پھر وہ دھیرے دھیرے رینگتا ہوا ناگ بابا کی طرف آیا اور آگ کے دائرے اور ناگ بابا کے سامنے آکر اس نے

اپنا سر جھکا دیا ۔

”حکم دیں ناگ بابا ۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں ۔ اب میں آپ کا غلام ہوں ، آپ کا ہر حکم بجالانا میرا فرض ہے ۔ آپ کی خوفناک قوت دیکھ کر میں تو کیا اگر ناگ دیوتا بھی یہاں ہوتے تو آپ کے سامنے گردن جھکا دیتے ۔“ شتولا ناگ نے ہنایت ہسمے ہوئے اور ہنایت مؤدبانہ انداز میں کہا ۔

”مجھے ناگن ملکہ راکالی کے متعلق بتاؤ ۔ وہ کیسی ہے اور اس کا عام ناگوں سے برتاؤ کیسا ہے ، اس کے علاوہ اس کا انسانوں سے کیا واسطہ ہے“ ناگ بابا نے اس کی جانب بغور دیکھتے ہوئے ہنایت سخت لہجے میں پوچھا ۔

ناگ بابا کی بات سن کر ایک لمحے کے لئے شتولا ناگ پریشان ہو گیا اور ہنایت پریشان نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا ۔

”شتولا ناگ ، میں تم سے پوچھ رہا ہوں ، تم جواب کیوں نہیں دے رہے ۔ کیا ایک بار پھر آگ برساؤں تم پر ۔“ ناگ بابا بگڑ کر بولے ،

”ہنیں۔ ہنیں ناگ بابا۔ میں بتاتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں۔“ شتولا ناگ نے بری طرح سے سہم کر کہا اور پھر جلدی جلدی سے کہنے لگا۔

”ناگ بابا جیسا کہ میں آپ کو بتا چکا ہوں، ہماری ناگن ملکہ کا نام راکالی ہے۔ راکالی ناگن یچھ خطرناک، ظالم اور انتہائی سفاک ملکہ ہے۔ ان کا رویہ نہ صرف سانپوں اور ناگوں کے ساتھ بے حد برا ہے بلکہ وہ انسانوں سے بھی بے حد نفرت کرتی ہیں۔ انسانوں سے نفرت کی ایک وجہ شاہ زیوس نامی ایک انسان بھی ہے۔“ شتولا ناگ نے کہا اور اپنے باپ کا نام سن کر ہرکولیس چونک پڑا۔ وہ کافی دیر سے ناگ بابا اور شتولا ناگ کی حرکات دیکھ رہا تھا۔ بزرگ بابا کی ہدایات کے مطابق وہ بالکل خاموش اور ساکن انداز میں چٹان پر بیٹھا تھا۔ جب شتولا ناگ نے اس کے باپ کا نام لیا تو وہ زیادہ توجہ سے شتولا ناگ کی باتیں سننے لگا۔ شتولا ناگ کہہ رہا تھا۔

”ایک مرتبہ راکالی ناگن اور ساشار ناگ ایک ساتھ ایک جنگل میں جا رہے تھے کہ سامنے سے

اچانک شاہ زیوس نامی ایک انسان اپنے گھوڑے پر سوار وہاں آگیا۔ اس کے ساتھ بہت سے گھڑ سوار بھی تھے وہ غالباً وہاں اپنے ساتھیوں سمیت شکار کی غرض سے آیا ہوا تھا۔ انہوں نے جو اچانک اپنے سامنے سانپ دیکھے تو وہ خوفزدہ ہو گئے ان کے ساتھ ساتھ ان کے گھوڑے بھی بدک گئے، انہیں خوفزدہ ہوتے دیکھ کر ناگن ملکہ زور زور سے خوش ہو کر پھنکاریں مارنے لگی۔ جس پر گھوڑے خوفزدہ ہو کر شاہ زیوس اور اس کے ساتھیوں کو وہیں گرا کر بھاگ گئے۔

ساشار ناگ بھی شرارتی تھا۔ وہ بھی زور زور سے انہیں ڈرانے کے لئے پھنکارنے لگا۔ جس پر شاہ زیوس کے ساتھی گھبرا کر وہاں سے بھاگ گئے، لیکن شاہ زیوس بے حد بہادر آدمی تھا۔ اس نے تلوار نکالی اور ناگوں کی طرف بڑھا۔ ناگ اور ناگن زور زور سے پھنکار رہے تھے، مگر شاہ زیوس اس سے خوفزدہ نہیں تھا اس نے کمال ہوشیاری سے آگے بڑھ کر ساشار ناگ کے نکلنے کے لئے اس کی تلوار سے ناگن راکالی بھی بری طرح سے زخمی ہو گئی، مگر وہ اس کے ہاتھوں

مرنے سے بچ کر بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئی ۔
 ایک عرصہ تک وہ روپوش رہی پھر وہ اپنے ناگ
 کے قاتل سے انتقام لینے کے لئے نکل کھڑی ہوئی ،
 اس کی آنکھوں میں شاہ زیوس کی تصویر چھپی ہوئی تھی
 مگر شاہ زیوس اسے کہیں نہ ملا وہ ہر جگہ اسے تلاش
 کرتی رہی ۔ لیکن جب اسے شاہ زیوس نہ ملا تو وہ
 مایوس ہو کر سانپ نگری میں لوٹ آئی جہاں اس نے
 بہت سی قوتیں حاصل کیں ۔ اور پھر اس نے اپنی
 قوت سے سہ پہلے چلا لیا کہ شاہ زیوس کہاں رہتا ہے مگر
 چونکہ وہ سانپ نگری میں تھی اور جس جگہ شاہ زیوس
 رہتا تھا اس کا جزیرہ وہاں سے ہزاروں کوس دور تھا
 اس لئے ناگن راکالی نے وہیں سے اپنی قوت کا سہارا
 لے کر شاہ زیوس کو خواب میں جا کر ڈرانا شروع کر
 دیا ۔

اس دوران وہ ناگ دیوتا سے ایک انوکھی طاقت
 بھی حاصل کرنا چاہتی تھی کہ وہ جب چاہے اپنا روپ
 بدل لے ، انسان سے ناگن ، ناگن سے جانور ، اور ہر
 طرح کا روپ ۔ اس کے لئے ناگ دیوتا نے اسے

ایک خاص منتر عطا کیا ۔ اور اس سے کہا کہ وہ کسی سبز آنکھوں والی کنواری لڑکی کی آنکھوں کے راستے اس کے جسم میں گھس جائے تو اس میں اتنی طاقت آسکتی ہے کہ وہ انسان سے ناگن اور ناگن سے دنیا کے ہر جاندار کا روپ اختیار کر لے گی ناگن ملکہ وہ منتر حاصل کر کے سبز آنکھوں والی لڑکی کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی اور اسے تلاش کرتے کرتے اتفاقاً شاہ زیوس کے محل میں پہنچ گئی اور پھر اسے وہاں شہزادی کلارا کے روپ میں اپنی مطلوبہ سبز آنکھوں والی لڑکی مل گئی ، وہ شہزادی کلارا کو اٹھا کر فوراً وہاں سے غائب ہو گئی ، تب اسے معلوم ہوا کہ اس کا برسوں پرانا دشمن شاہ زیوس بھی وہیں موجود ہے ، شہزادی کلارا کو ایک خاص جگہ پر پہنچا کر وہ واپس آئی اور اسنے ایک وفادار سانپوں کو بھیج کر شاہ زیوس کو بھی غائب کرا لیا ۔

ناگ دیوتا نے سبز آنکھوں والی لڑکی کے ساتھ ایک شرط یہ بھی رکھی تھی کہ جب تک لڑکی خود اپنے ہاتھوں سے اپنی دونوں آنکھیں نکال کر ناگن ملکہ کو نہیں کھلائے گی تب تک وہ اس کے جسم میں داخل

نہیں ہو سکے گی۔ ناگن ملکہ نے ناگ دیوتا کی شرط کے مطابق شہزادی کلارا یعنی سبز آنکھوں والی لڑکی تلاش کر لی ہے، اس لئے وہ آج کل اپنے خاص آشرم میں بیٹھی ناگ دیوتا کی عبادت میں مصروف ہے۔“ شتولا ناگ کہتا چلا گیا۔

”شہزادی کلارا کہاں ہے اور راکالی ناگن نے شاہ زیوس کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے، کیا شاہ زیوس ابھی زندہ ہے یا۔“ ناگ بابا نے سر ہلاتے ہوئے پر سوچ انداز میں پوچھا۔

”شاہ زیوس ابھی زندہ ہے۔ ناگن ملکہ چونکہ ناگ دیوتا کی خاص عبادت میں مصروف ہیں اس لئے ان کے قانون کے مطابق وہ دس روز تک نہ تو کسی سانپ سے رابطہ قائم کر سکتی ہیں اور نہ ہی وہ کسی انسان کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ دس روز کی خاص عبادت کے بعد وہ نہ صرف شہزادی کلارا کو مار کر ان کا جسم حاصل کر لیں گی بلکہ وہ شاہ زیوس کو بھی ہلاک کر دیں گی۔“ شتولا ناگ نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ میں پوچھ رہا ہوں۔ شاہ زیوس اور

شہزادی کا ارا اس وقت ہیں کہاں ۔ " ناگ بابا نے جھلا کر پوچھا ۔

" ناگ غاروں میں ۔ ان دونوں کو ناگن ملکہ کے حکم سے ناگ غاروں میں تید کر رکھا ہے ۔ " شتولا ناگ نے جلدی سے جواب دیا اور ناگ بابا کے ماتھے پر بل پڑ گئے ۔

" ہوں ۔ ٹھیک ہے ، اب تم جا سکتے ہو ۔ " ناگ بابا نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور شتولا ناگ نے مؤدبانہ انداز میں پھن جھکا کر بابا کو سلام کیا اور پلٹ کر تیزی سے رینگتا ہوا ایک طرف چلا گیا ۔ اس کے جاتے ہی ناگ بابا جو ناگ بنے ہوئے تھے ان کا سارا جسم یلغٹ سیاہ دھویں میں چھپ گیا ۔ چند لمحوں میں دھواں ختم ہوا تو بابا اپنی اصل شکل میں آچکے تھے ، انہوں نے سینے میں گڑا ہوا خنجر ایک جھٹکے سے نکال لیا جو انہوں نے خنجر نکالا سینے کا زخم یوں بھرتا چلا گیا جیسے وہاں پہلے کبھی زخم تھا ہی نہیں ۔ تب ناگ بابا نے مڑ کر ہرکولیس کی طرف دیکھا ۔

" ہرکولیس بیٹا شتولا ناگ کی باتیں تم نے سنیں ۔ "

ناگ بابا نے مسکرا کر ہرکولیس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا -

"جی بابا -" ہرکولیس نے مختصر سا جواب دیا -

"پھر بیٹا اب تمہارا کیا ارادہ ہے - تمہارے باپ اور شہزادی کلارا کو اسی ناگن نے اغوا کر رکھا ہے اور انہیں ناگ غاروں میں قید کر رکھا ہے اور وہ خود اس وقت ناگ دیوتا کے آشرم میں عبادت کر رہی ہے -" ناگ بابا نے کہا -

"ناگ غاریں کہاں ہیں بابا - آپ بھی شتولا ناگ کے منہ سے ناگ غاروں کا نام سن کر پریشان ہو گئے تھے - کیا یہ کوئی خطرناک قسم کے غار ہیں -" ہرکولیس نے ناگ بابا سے پوچھا -

"ہاں بیٹا - یہ خطرناک ہی نہیں انتہائی حد تک خطرناک غار ہیں - اس قدر خطرناک جس کے بارے میں تم سوچ بھی نہیں سکتے - ان غاروں میں ہر وقت موت رینگتی رہتی ہے - چھوٹے چھوٹے باریک دھاگے جیسے سانپوں کے روپ میں وہ سانپ اس قدر باریک ہوتے ہیں کہ پہلی نظر میں بعض اوقات دکھائی بھی

ہنہیں دیتے ۔ وہ سانپ اس قدر زہریلے اور خطرناک ہوتے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک سانپ ہاتھی جیسے جانور کو ڈس لے تو اس کا جسم بھی چند ہی لمحوں میں گل سڑ کر پانی بن جائے ، اور پھر اس غاروں میں لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں سانپ رہتے ہیں ۔ میرے پریشان ہونے کی وجہ یہ تھی کہ اگر شاہ زیوس اور شہزادی کلارا ان غاروں میں قید ہیں تو کوئی انہیں ان غاروں سے جا کر آزاد کس طرح سے کرواتے گا ۔ ان خطرناک سانپوں کے زہر کا تو کوئی توڑ بھی نہیں ہے ، ورنہ میں تمہیں کس بڑے ناگ کا منکادے دیتا جو دوسرے سانپوں کے زہر سے تو تمہیں محفوظ رکھ سکتا ہے ، لیکن ان سانپوں سے بچنا ناممکن ہے قطعی ناممکن ۔ ناگ بابا نے کہا اور ہرکولیس بھی ان کی باتیں سن کر پریشان ہو گیا ۔

عین اسی وقت ایک جانب سے وہی شتولا ناگ تیزی سے رینگتا ہوا اس طرف آتا دکھائی دیا ۔
 ناگ بابا ۔ بابا ۔ ناگ بابا ۔ " وہ بے حد گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا ۔ وہ تیزی سے رینگتا ہوا آگے

آیا اور اس نے بابا کے قدموں میں اپنا سر رکھ دیا ۔

Pakistanipoint

Aik Rabta Apnon Sey

سرخ رنگ کے ایک بہت بڑے غار میں ایک
 سہرے رنگ کی ناگن ہنایت تیزی سے رینگتی ہوئی جا
 رہی تھی، اس کے سر پر ایک ہنایت خوبصورت سفید
 رنگ کا سانپ اس انداز میں بیٹھا تھا جیسے وہ اس
 کے سر کا تاج ہو۔

ناگن اس سرخ غار سے ہوتی ہوئی ایک بہت بڑے
 حصے میں آگئی جہاں ہر طرف سرخ رنگ کا غبار سا
 پھیلا ہوا تھا۔ اس غبار میں سامنے ایک دیوار کے
 پاس ایک بہت بڑے سانپ کا بت دکھائی دے رہا
 تھا۔ جو کندلی مارنے والے انداز میں پھن اٹھائے کھڑا
 تھا۔ اس سانپ کے بت کی آنکھیں بچد بڑی بڑی

اور انگاروں جیسی سرخ تھیں ، اس کا منہ کھلا ہوا تھا اور اس میں سے بار بار آگ کے جھکے سے نکل رہے تھے ۔ اس ناگ کے بت کے سامنے بہت سے سانپ ہنایت مؤدبانہ انداز میں سر جھکانے جھوم رہے تھے ۔

سنہری ناگن کی تیز پھنکاروں کی آواز سن کر وہاں پر موجود دوسرے ناگ چونک کر مڑے اور پھر ناگن کو دیکھ کر تیزی سے وہاں سے ہٹ کر ایک طرف ہوتے چلے گئے ۔

ناگن ریختی ہوئی آگے بڑھی اور دوسرے ہی لمحے اس کے گرد دھواں سا پھیل گیا ۔ دھواں بٹاتا تو ناگن کی بجائے وہاں ایک ہنایت حسین عورت کھڑی تھی ۔ جس کی آنکھیں گول اور چمکدار تھیں سر پر سفید ناگ اسی طرح تاج بنا بیٹھا تھا ۔ ناگن عورت آگے بڑھی اور پھر وہ اس ناگ کے بت کے سامنے ہنایت مؤدبانہ انداز میں جھک گئی ۔ اسی وقت اچانک ناگ کے بت کے سر پر موجود ایک سرخ رنگ کا بڑا سا ناگ ہراتا ہوا نظر آیا ۔ اس ناگ کی نظریں ناگن ملکہ پر جمی ہوئی تھیں ۔

”آؤ ناگن ملکہ ۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم نے ناگ دیوتا کے حکم کے مطابق سبز آنکھوں والی لڑکی تلاش کر لی ہے ۔“ سرخ رنگ کے ناگ نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں پوچھا ۔

”ہاں ۔ ناگ دیوتا کے عظیم پجاری ۔ میں نے سبز آنکھوں والی لڑکی نہ صرف تلاش کر لی ہے بلکہ میں اسے اپنے ساتھ لے بھی آئی ہوں ، اور میں نے اسے لاکر ناگ غار میں قید کر دیا ہے ، اب میں ناگ دیوتا کی دس روزہ عبادت کرنے کے لئے آئی ہوں ۔ اس عبادت کے بعد ناگ دیوتا مجھے سانپوں کی عظیم قوتیں عنایت کر دیں گے اور میں جو صرف بیہوش آکر عورت کا روپ دھار سکتی ہوں باہر رہ کر بھی اپنی مرضی کا روپ دھار سکوں گی ۔ اس عظیم طاقت کے ساتھ میری عمر بھی ہزاروں برس بڑھ جائے گی ۔“ ناگن ملکہ نے سر جھکا کر ہنایت مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

”ہوں ۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو ناگن راکالی ۔ مگر دس روزہ عبادت سے قبل تمہیں ناگ دیوتا کی ایک

اور شرط بھی پوری کرنی ہوگی -

ہم اصل میں پہلے تمہیں اس شرط کے بارے میں بتانا بھول گئے تھے - ناگ دیوتا سے اگر تم جون بدلنے کی طاقت حاصل کرنا چاہتی ہو، تو اس سے پہلے تمہیں اپنا جوڑا مکمل کرنا ہوگا - یعنی تمہیں پہلے کسی سے شادی کرنا ہوگی - تمہارا ناگ جسے ایک انسان نے ہلاک کر دیا تھا اس لئے اب ناگ دیوتا کے اصول کے مطابق تم کسی دوسرے ناگ سے شادی نہیں کر سکتیں - لہذا اب تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم اس انسان کے ساتھ یا اس کی اولاد میں سے کسی ایک کے ساتھ جس نے تمہارے ناگ کو ہلاک کیا تھا شادی کرو - وہ انسان شاہ زیوس جس نے تمہارے ناگ کو ہلاک کیا تھا - اس کے ساتھ تم شادی کر لو یا اس کے بیٹے ہرکولیس کے ساتھ، اس کے بعد تم سبز آنکھوں والی لڑکی کا جسم حاصل کر سکو گے وگرنہ تمہیں جون بدلنے کی طاقت نہیں دی جا سکتی - " سرخ ناگ کہتا چلا گیا -

" اوہ - یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عظیم ناگ پجاری

بھلا میں یعنی ایک ناگن کسی انسان سے کس طرح سے شادی کر سکتی ہوں۔" ناگن ملکہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے تمہیں انسانی جون میں ہی آنا ہوگا۔ ناگ دیوتا کے حکم سے میں تمہیں تین روز کے لئے وہ طاقت دے سکتا ہوں کہ تم ناگن سے انسان اور انسان سے جو چاہو روپ بدل سکتی ہو۔ لیکن تین روز تک اگر تم نے ہرکولیس یا شاہ زیوس سے شادی نہ کی تب تمہاری یہ طاقت چھین لی جائے گی اور پھر تمہیں ساری عمر عام ناگن کے روپ میں ہی رہنا ہوگا۔" سرخ ناگ نے کہا۔ اور ناگن ملکہ کی آنکھوں میں چمک آگئی۔

"اوہ۔ تب ٹھیک ہے۔ میں بوڑھے شاہ زیوس سے نہیں بلکہ اس کے جوان بیٹے ہرکولیس سے شادی کروں گی۔" سنا ہے وہ خاصا طاقتور اور خوبصورت ہے ٹھیک ہے عظیم پجاری آپ مجھے تین روز کے لئے جون بدلنے والی طاقت دیں میں آج ہی جا کر ہرکولیس سے شادی رچالوں گی۔" ناگن ملکہ نے خوش ہوتے ہوئے

کہا اور اس کی بات سن کر سرخ ناگ اسے کچھ ہدایات
 دینے لگا جسے ناگن ملکہ ہنایت غور سے سننے لگی ۔

Pakistanipoint

Aik Rabta Apnon Sey

”کیا بات ہے شتولا ناگ تم بچہ گھبرائے ہوئے ہو
 خیریت تو ہے۔“ ناگ بابا نے شتولا ناگ کو گھبراہٹ
 زدہ دیکھ کر جلدی سے پوچھا۔

”ناگ بابا۔ ملکہ راکالی کے خطرناک غلاموں کو
 علم ہو گیا ہے کہ میں نے ناگن ملکہ کے متعلق تمام
 باتیں آپ کو بتا دی ہیں۔“ وہ میری جان کے دشمن
 ہو رہے ہیں۔ مجھے وہ ہلاک کر دیں گے ناگ بابا۔
 مجھے بچا لیں۔ مجھے ان ظالموں سے بچا لیں۔“ شتولا
 ناگ کا لہجہ خوف سے بگڑا ہوا تھا۔

”اے۔ تم فکر نہ کرو۔ میں یہاں ابھی ایک خاص
 حصار قائم کر دیتا ہوں۔ کالے ناگ تو کیا اگر ناگن

ملکہ بھی یہاں آجائے تو وہ بھی تم تک نہیں پہنچ سکتی۔
 - ناگ بابا نے کہا اور پھر جلدی جلدی انہوں نے
 کچھ پڑھ کر ایک بہت بڑا دائرہ بنایا اور آنکھیں بند کر
 کے کچھ پڑھنے لگے۔

”لو۔ شتولا ناگ اب تم محفوظ ہو۔ تم یہیں حصار
 میں رہو۔ کالے ناگ اس حصار میں نہیں آسکتے۔ میں
 اور ہرکولیس باہر جا رہے ہیں میں ابھی کچھ دیر بعد
 واپس آتا ہوں اور ان کالے ناگوں کو ہلاک کر دوں گا
 تاکہ تمہارے سر سے ان کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ٹل
 جائے۔“ ناگ بابا نے کہا اور شتولا ناگ نے اثبات
 میں سر ہلا دیا۔

”آؤ ہرکولیس بیٹا میرا ہاتھ تھام لو۔“ ناگ بابا نے
 کہا اور ہرکولیس نے سر ہلا کر جلدی سے ان کا ہاتھ پکڑ
 لیا ناگ بابا نے ہرکولیس کو آنکھیں بند کرنے کا حکم
 دیا ہرکولیس نے ان کے حکم پر جلدی سے آنکھیں بند
 کر لیں۔ اسی وقت ہرکولیس کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا
 ساتھ ہی ناگ بابا نے اسے آنکھیں کھولنے کو کہا۔
 ہرکولیس نے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ خود کو ایک کھلے

میدان میں پا کر حیران رہ گیا ۔

تم یہیں رکو ہرکولیس بیٹا میں ابھی چند ہی لمحوں میں ناگ غاروں سے جا کر شہزادی کلارا اور تمہارے باپ شاہ زیوس کو نکال کر لاتا ہوں ۔ " ناگ بابا نے کہا اور ہرکولیس نے سر ہلا دیا ۔ ناگ بابا نے دونوں ہاتھ فضا میں لہرائے اور فوراً ہرکولیس کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گئے ۔ اور ہرکولیس حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا ۔

اسی وقت اچانک اسے اپنے عقب میں سانپ کی تیز پھنکار کی آواز سنائی دی ۔ ہرکولیس تیزی سے پلٹا ۔ دوسرے ہی لمحے اپنے پیچھے ایک زرد رنگ کا دھبوں والا بہت بڑا ناگ دیکھ کر وہ اچھل پڑا ۔ ناگ کنڈلی مارے پھن اٹھائے اس کی جانب دیکھ رہا تھا ۔

" کون ہو تم ۔ " بے اختیار ہرکولیس نے پوچھا ۔
 " تم کون ہو ۔ " ناگ نے جواب دینے کی بجائے سوال کر دیا ۔

" میں نام ہرکولیس ہے ۔ " ہرکولیس نے جواب دیتے ہوئے کہا اسی وقت ناگ زور سے چونکا دوسرے ہی

لمحے اس ناگ کے گرد دھواں سے پھیل گیا - اور پھر
 جونہی دھواں چھٹا ناگ کی جگہ وہاں ایک ہنایت
 خوبصورت لڑکی بھگی ہوئی تھی - انسانی جون بدلتے ہی
 وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی -

"تم - ہرکولیس ہو -" لڑکی نے تحیر زدہ انداز میں
 ہرکولیس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا -

"ہاں - کیوں - مگر تم کون ہو - اوہ - کہیں تم
 ناگن ملکہ راکالی تو نہیں -" ہرکولیس نے اچانک چونک
 کر پوچھا -

"اوہ - تو تم میرا نام بھی جانتے ہو - ہاں میں
 راکالی ہوں - اچھا ہوا ہرکولیس تم مجھے یہیں مل گئے ،
 میں تمہاری ہی تلاش میں نکلی ہوئی تھی -" ناگن ملکہ
 نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا -

"میری تلاش میں - وہ کس لئے -" ہرکولیس نے
 حیرانی سے کہا -

"وہ اس لئے کہ " ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا
 کہ اچانک وہ زور سے چونکی اور پلٹ کر ایک طرف
 دیکھنے لگی - ہرکولیس نے اس کی تقلید میں نظروں

گھمائیں۔ ناگن ملکہ کی نظریں کچھ دور موجود پیٹری کی ایک کھوہ پر جمی ہوئی تھیں، اس وقت اس نے اچانک اپنی جون بدلی اور ایک بار پھر ناگن کے روپ میں آگئی، دوسرے ہی لمحے وہ ہنایت تیزی کے ساتھ اس کھوہ کی جانب رینگتی چلی گئی۔

ہرکولیس وہیں کھڑا رہا۔ وہ پریشانی کے عالم میں سوچ رہا تھا کہ آیا وہ اس ناگن کے پیچھے جائے یا یہیں رک کر ناگ بابا کی واپسی کا انتظار کرے۔ پھر اس نے کچھ سوچ کر وہیں رکنے کا فیصلہ کیا۔

مگر اسی وقت اسے کسی لڑکی کی چیخ سنائی دی۔ ہرکولیس چونک پڑا۔ وہ تیزی سے اس کھوہ کی جانب دیکھنے لگا جس میں ناگن ملکہ گئی تھی۔ لڑکی کے چہرے کی آواز اسی جانب سے سنائی دی تھی۔

اس وقت ہرکولیس کے ہاتھ میں ناگ بابا کی روشن مشعل تھی۔ وہ چند لمحے کھڑا سوچتا رہا لیکن جب اسے ایک بار پھر لڑکی کے چہرے کی آواز سنائی دی تو اس سے رہا نہ گیا اور وہ ہنایت تیزی سے بھاگتا ہوا اس کھوہ کی جانب بڑھنے لگا۔

کھوہ کے نزدیک پہنچ کر وہ رک گیا۔ اس نے دیکھا ناگن ملکہ کنڈلی مارے اور پھن اٹھائے جھوم رہی تھی اور اس کی کنڈلی میں سرخ لباس میں ایک لڑکی دونوں ہاتھ سر پر رکھے بری طرح سے چیخ رہی تھی۔ اس لڑکی کا منہ چونکہ دوسری جانب تھا اس لئے ہرکولیس اسے نہ پہچان سکا۔ وہ ہنایت تیزی سے بھاگتا ہوا کھوہ میں گھس آیا۔

”وہیں رک جاؤ ہرکولیس۔ ورنہ میں اس لڑکی کو مار دوں گی۔ تم اسے اچھی طرح سے جانتے ہو۔ یہ شہزادی کلارا ہے۔“ ناگن راکالی نے پھنکار کر ہرکولیس کی جانب دیکھتے ہوئے ہنایت خوفناک لہجے میں کہا۔

”شہزادی کلارا۔ اوہ مگر ناگ بابا تو بتا رہے تھے کہ وہ کسی ناگ غار میں قید ہے۔“ ہرکولیس نے حیرت سے شہزادی کلارا کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں اسے تمہارے ناگ بابا ہی ناگ غار سے یہاں نکال کر لائے ہیں۔ مگر اچھا ہوا کہ میں پہلے ہی سے یہاں موجود تھی۔ ورنہ ناگ بابا اسے کہیں اور لے جاتے۔ تم یہاں سے باہر نکل جاؤ ہرکولیس میں اس

لڑکی کو ایک خاص جگہ پہنچا کر ہتھارے پاس آتی ہوں
مجھے تم سے ایک ہنایت ضروری بات کرنی ہے ۔
ناگن ملکہ کا لہجہ بے حد سخت تھا ۔

” یہ ناممکن ہے ناگن ملکہ ۔ تم اب شہزادی کلارا کو
کہیں نہیں لے جا سکتیں ۔ اسے چھوڑ کر پیچھے ہٹ جاؤ
ورنہ میں تمہیں جلا دوں گا ۔“ ہرکولیس نے غصیلے
انداز میں کہا ۔ اور ساتھ ہی اس نے مشعل ناگن کے
آگے ہرائی ۔

” اوہ تم ۔۔۔۔ تم شاپال کی مشعل کہاں سے لے
آئے ۔ اوہ ۔ اوہ میری آنکھیں ۔ ہرکولیس ۔ اس
مشعل کو پیچھے کر لو ، ورنہ میں تمہاری شہزادی کلارا
کو مار ڈالوں گی ۔“ ناگن ملکہ نے بری طرح سے چختے
ہوئے کہا ۔ ساتھ ہی اس کی دوشاخہ لمبی اور سرخ
زبان نکل کر شہزادی کلارا کو چھونے لگی ۔ اور شہزادی
کلارا بری طرح سے چیخ اٹھی ، ہرکولیس کو دیکھ کر اس
کی آنکھوں میں قدرے چمک ہرائی تھی مگر پھر فوراً ہی
اس کی آنکھوں میں موت کے سائے ہرانے لگے تھے
اس لئے اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں ۔

اس کی سرخ زبان دیکھ کر ہرکولیس نے جلدی سے مشعل پیچھے ہٹالی ۔

”ناگن ملکہ میں کہتا ہوں شہزادی کلارا کو چھوڑ دو ۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے ۔“ ہرکولیس نے غراتے ہوئے کہا ۔

”ٹھیک ہے میں شہزادی کلارا کو چھوڑ دوں گی لیکن اس کے لئے تمہیں میری ایک شرط ماننا ہوگی ناگن ملکہ نے جلدی سے کہا ۔

”کیسی شرط ۔“ ہرکولیس نے پوچھا ۔

”تمہیں مجھ سے شادی کرنی ہوگی ۔ اگر تم اس بات کے لئے رضا مند ہو جاؤ تو میں تمہارا کہا مان لوں گی ۔“ ناگن ملکہ نے کہا اور اس سے پہلے کہ ہرکولیس اس کی بات کا کوئی سخت جواب دیتا ۔ اس کی سماعت میں ناگ بابا کی آواز سنائی دی ۔ انہوں نے ہرکولیس کو کوئی ہدایت دی ۔ جسے سن کر ایک لمحے کے لئے ہرکولیس کے چہرے پر الجھن سی آگئی ۔ مگر پھر فوراً اس کے چہرے پر بشاشت آگئی ۔

”ٹھیک ہے راکالی ۔ میں تمہاری شرط ماننے کو تیار

ہوں - تم ویسے بھی بہت خوبصورت ہو - اور تمہارے پاس جس قدر عظیم طاقتیں ہیں - اسے دیکھ کر میں تو کیا کوئی بھی شخص تمہاری پیشکش ٹھکرا نہیں سکتا - مگر تمہاری اس شرط کے ساتھ میری بھی ایک شرط ہوگی ، اور وہ شرط یہ ہے کہ تمہیں ہمارے رسم و رواج کے مطابق شادی کرنا پڑے گی - ہرکولیس نے بزرگ بابا کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ہنایت تحمل بھرے لہجے میں جواب دیا -

" ہوں - مجھے تمہاری شرط منظور ہے ، اب جبکہ تم راضی ہو ہی گئے ہو تو پھر ہمیں دیر نہیں کرنا چاہیے - یہ شادی ہم آج ہی کریں گے - " ناگن ملکہ نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا -

" ٹھیک ہے - اب تم شہزادی کلارا کو چھوڑ دو - یہ خود ہی واپس محل میں چلی جائے گی - " ہرکولیس نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ناگن ملکہ چند لمحوں کے لئے سوچ میں ڈوب گئی - پھر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا دوسرے ہی لمحے اس کا جسم یکھٹ دھوئیں میں تبدیل ہو گیا اور پھر چند ہی لمحوں بعد ناگن کی جگہ

وہاں وہی ہنایت خوبصورت لڑکی دکھائی دے رہی تھی

”بیٹا ہرکولیس اس پہاڑی کی دوسری جانب میں نے آگ کا ایک کنواں تیار کر دیا ہے۔ تم اس مشعل کا تیل اپنے بدن پر اچھی طرح سے مل لو، اور پھر وہی عمل کرو جسکی میں نے تمہیں ہدایت دی ہے میں شہزادی کلارا اور تمہارے باپ شاہ زیوس کو محل میں خود ہی پہنچا دوں گا۔“ ناگ بابا کی آواز ہرکولیس کی سماعت سے ٹکرائی اور ہرکولیس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر اس نے ناگن ملکہ کا ہاتھ پکڑا اور وہ دونوں ایک طرف جانے لگے۔

پہاڑی کے دامن میں ہرکولیس کو ایک بہت بڑے منہ والا کنواں دکھائی دیا۔ جس میں آگ کے شعلے سے نکلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، اس آگ کے کنویں کو دیکھ کر ناگن ملکہ کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے پریشانی پھیل گئی۔

”یہ آگ کا کنواں کہاں سے آگیا۔ اور تم مجھے اس کے پاس کیوں لے جا رہے ہو۔“ ناگن ملکہ نے

ہرکولیس سے پوچھا -

" یہ آگ کا کنواں ہمیں ہماری شادی کا گواہ ہے جسے میں نے اپنے خاص طلسم سے بنایا ہے شادی سے پہلے ہمیں اس کنویں کے گرد تین چکر لگانے ہوں گے اور اس کے بعد میں اس آگ میں اپنا ہاتھ جلاؤں گا اور پھر میں تمہیں یہاں سے لے کر اپنی ریاست میں چلا جاؤں گا جہاں پہنچ کر ہم شادی کی دوسری رسمیں پوری کریں گے - مگر اس سے پہلے ہمیں پہلی رسم آگ کے کنویں کے گرد چکر ضرور لگانے ہوں گے - آؤ گھبراؤ ہمیں - میں تمہارے ساتھ ہوں - " ہرکولیس نے ناگ بابا کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے کہا اور ناگن ملکہ نے اثبات میں سر ہلا دیا - لیکن اس کے چہرے پر بدستور پریشانی کے آثار دکھائی دے رہے تھے ہرکولیس اسے تسلیاں دیتا ہوا کنویں کے قریب لے آیا - اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشعل کا گرم گرم تیل نکال کر اپنے بدن پر مل لیا اور مشعل کو کنویں میں پھینک دیا - اسے مشعل کنویں میں

پھینکتا دیکھ کر ناگن ملکہ کے چہرے پر قدرے سکون آگیا۔

”آؤ۔ راکالی۔ میرا ہاتھ پکڑ لو۔ ہم آگ کے گرد تین چکر لگا لیں۔“ ہرکولیس نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور ناگن ملکہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ جیسے ہی ہرکولیس نے ناگن ملکہ کا ہاتھ پکڑا دوسرے ہی لمحے اس نے ناگن ملکہ کو پکڑ کر آگ کے کنویں میں چھلانگ لگا دی۔ ناگن ملکہ کی انتہائی خوفناک چیخ سے سارا ماحول گونج اٹھا۔ کنویں سے اس کی خوفناک چیخوں کا سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی چیخیں دم توڑتی چلی گئیں۔

ہرکولیس نے آنکھیں کھولیں تو اس کے قریب نہ
 صرف شہزادی کلارا - اس کا باپ شاہ زیوس بلکہ ناگ
 بابا بھی موجود تھے ، وہ اس وقت اپنے محل کے ایک
 آرام دہ بستر پر نظر آ رہا تھا -
 " شاباش بیٹا ہرکولیس - آج تمہاری بہت اور
 جرات کی وجہ سے ناگن ملکہ اپنے انجام تک پہنچتی ہے
 اس کے ظلم و ستم سے بہت سے لوگ تنگ تھے ، اس
 کی موت اسی طرح سے ہی ممکن تھی کہ اسے کسی
 طرح زہدہ جلا دیا جائے - تم نے میری ہدایت پر عمل
 کرتے ہوئے خود بھی ناگن ملکہ کے ساتھ آگ کے
 کنویں میں چھلانگ لگا دی تھی - اس آگ نے ناگن

ملکہ کو تو جلا کر راکھ بنا دیا مگر تمہیں اس لئے کوئی گزند
 نہیں پہنچا کہ تم نے میری طلسماتی مشعل کا تیل اپنے
 بدن پر لگا رکھا تھا۔ ناگ بابا نے کہا اور ہرکولیس
 نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

شہزادی کلارا بھی ہرکولیس کی جانب تشکرانہ نظروں
 سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے ناگ بابا شاہ زیوس اور
 ہرکولیس کا شکریہ ادا کیا جسکی وجہ سے اس کی جان بچی
 تھی۔ پھر وہ ان کے ہاں کئی روز مہمان رہی۔
 ہرکولیس نے اسے جزیرہ کریٹ میں خوب گھمایا پھر ایا
 اور پھر ایک روز شہزادی کلارا خوشی خوشی واپس اپنے
 وطن لوٹ گئی۔ جاتے وقت اس نے ہرکولیس اور شاہ
 زیوس کو اپنے ملک میں آنے کی دعوت دی۔

ہرکولیس اور شاہ زیوس نے اس سے وعدہ کر لیا کہ
 وہ اس کے ملک ضرور آئیں گے۔ اور پھر شہزادی
 کلارا ایک ہنایت خوبصورت دس گھوڑوں والی بگھی
 میں بیٹھ کر وہاں سے رخصت ہو گئی اور شاہ زیوس
 ہرکولیس کے ساتھ ساتھ محل کے سب لوگ اس
 وقت تک وہاں کھڑے رہے جب تک شہزادی کلارا کی

بگھی انکی نگاہوں سے اوجھل نہ ہوگئی - ناگ بابا چلے
ہی جا چکے تھے -

ختم شد

Pakistanipoint
Aik Rabta Apnon Sey

ہرکولیس کا دلچسپ کارنامہ

ہرکولیس اور شہزادی در شہار

مصنف ظہیر احمد



ہرکولیس طاقت کا دیوتا، جسے ایک عام سے بوڑھے نے میدان جنگ میں نہایت آسانی سے شکست دے دی۔

ہرکولیس جسے ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں قید کیا گیا تھا اور اس کے قدموں کے عین نیچے آگ دہک رہی تھی۔ کیوں؟

صلہ اس جس نے ہرکولیس کو اپنے قابو میں کرنے کی ہر ممکن کوشش کر ڈالی مگر؟
صلہ اس جو اپنے بیٹے کی جان ہرکولیس کے جسم میں ڈالنا چاہتا تھا۔ کیا وہ ہرکولیس کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکا۔ یا؟

شہزادی در شہار جس کی دو کینریس غائب تھیں۔ جب وہ واپس آئیں تو ان کے سرتن سے جدا تھے مگر وہ پھر بھی در شہار سے باتیں کر رہی تھیں۔ کیا واقعی؟
آتش پتھروں کے انسانوں کا طلسم توڑنے کے لئے ہرکولیس کو اپنی پوری قوت صرف کرنا پڑی۔ لیکن؟
ایسا دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان



چوں کے لئے ایک نیا اور دلچسپ کہانی

شہزادہ فاران ٹالسٹوئی کھوپڑی

مصنف: ظاہر احمد

شہزادہ فاران جو ایک خوفناک غار میں پھنس گیا۔ کیسے —؟

شہزادہ فاران کو کالی دیوتانامی جادوگر نے زندہ جلا دیا۔

کالی دیوتا جو ناگ شہزادی کو اپنے قبضے میں کرنا چاہتا تھا۔

شہزادہ فاران نے ناگ شہزادی کی مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ لیکن —؟

شہزادہ فاران نے ناگ شہزادی کی مدد کے لئے مگر چھ بادشاہ کو اپنا گوشت کھلانا پڑا۔

شہزادہ فاران سمندر دیوتا، مگر چھ بادشاہ اور دریائی گھوڑے کی زبردست جنگ

لڑائی لڑتا جس نے شہزادہ فاران کو جلا کر ہزاروں فٹ کی بلندی سے نیچے پھینک

دیا۔ کیا شہزادہ فاران واقعی جل مرا —؟

روحِ جاں جو جس کی موت کے بغیر شہزادہ فاران کالی دیوتا کو نہیں مار سکتا تھا۔

کہانی کھوپڑی کالی دیوتا کی غلام کھوپڑی مگر آخری وقت میں اس نے شہزادہ فاران

کا ساتھ دیا۔ کیوں —؟ شائع ہو گئی ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان